معراج رسولؐ

مفکر اسلام ڈاکٹر مولانا سید کلب صادق صاحب قبلہ

تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ (سورہ فرقان، آیت:۱)

''بہت مبارک ہے وہ ذات کہ جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا تا کہ وہ ہمارے عذاب سے ڈرانے والا بنے، کس کے لئے عالمین کے لئے'' میں یہ کہتا ہوں کہ کسی مسلمان کو ان آیتوں میں اور آیتوں کے ترجمہ میں شک تو نہیں؟ اور اگر شک نہیں تو پھر ہر مسلمان بھائی کے سامنے ایک سوال رکھتا ہوں اور وہ سوال یہ ہے کہ جب حضور آئے ہیں ساری دنیاؤں کے لئے تو حضورؐ کی ساری زندگی اس چھوٹی سی دنیا میں کیوں محدود رہ گئی؟

یہ زمین جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں اس کو آپ جتنا بڑا سمجھیں، اس کی حیثیت ہی کیا ہے؟ یہ کائنات میں ایک ذرہ سے زائد حیثیت نہیں رکھتی۔ آپ اس کو جتنا چاہیں بڑا سمجھیں، آپ Astronomy اور Cosmology پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ سورج زمین سے لاکھوں گنا بڑا ہے اور اس کا نظام شمسی اربوں میل میں پھیلا ہوا ہے۔ مگر ہمارے حساب سے یہ اربوں میل تک پھیلا ہوا نظام بھی کائنات کے نقشہ میں اتنا بڑا بھی نہیں کہ ایک نقطہ رکھ کر اس کی طرف اشارہ کیا جا سکے۔ تو جب پورا نظام شمسی Solar System اتنا چھوٹا ہے تو اس میں اس ننھی منی زمین کی حیثیت ہی کیا؟ مرسل اعظمؐ آئے تو تھے سارے جہانوں کے لئے اور رہ گئے ایک چھوٹی سی زمین کے اوپر۔ یہ تو کوئی اصول کی بات نہیں ہوئی۔

آپ اس امریکہ (USA) میں تشریف فرما ہیں۔ یہ لمبا چوڑا ملک کیلی فورنیا سے لے کر نیویارک تک پھیلا ہوا ہے۔ اسے عبور کرنے میں براہ راست پرواز کو بھی ۶ گھنٹے لگتے ہیں۔ یہاں کے صدر ہیں مسٹر بش۔ تو کیا مسٹر بش صدر منتخب ہونے کے بعد سے وہائٹ ہاؤس کے باہر نہیں نکلے ہیں اور کیا ان کو زیب دیتا ہے کہ سارے ملک کے صدر بنیں اور وہائٹ ہاؤس میں گھوم پھر کر رہ جائیں۔ نہ ایسا کبھی ہوا ہے اور نہ ایسا کبھی ہو سکتا ہے۔ ہر سربراہ اپنے ملک میں گھومتا رہتا ہے۔ اسی لئے آپ دیکھ لیں مسٹر بش کو، آج وہ لاس اینجلس میں ہیں کل فلاڈلفیا میں، دو دن کے بعد نیویارک میں ہیں پھر ہیوسٹن میں۔

اب میں سارے مسلمانوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ حضورؐ آئے تو تھے سارے جہانوں کے لئے اور رہ گئے اس دنیا کے اندر۔ یہ بات کچھ سمجھ میں آنے والی نہیں ہے۔ اس زمین کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں، یہ تو زیرو ہے، صفر ہے۔ بس یاد رکھئے کہ اگر ہم حضور کی معراج جسمانی کے قائل نہیں ہوں گے تو اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔ اسی لئے کسی

نبی کو معراج نہیں ملی، کسی رسول کو معراج نہیں ملی مگر حضور کو معراج ملی۔ کائنات کی سیر کرائی گئی بلکہ معلوم کائنات کے ماورا تک حضور کو لے جایا گیا اور اس کا ذکر قرآن میں بھی کر دیا گیا کہ یہ حقیقت شک وشبہ سے بالاتر رہے۔ تاریخ کو مشکوک قرار دیا جاسکتا ہے، قرآن کو نہیں۔ اسی لئے پندرہویں پارے میں ارشاد کر دیا گیا:

سُبۡحَانَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ۔

(سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۱)

مجھے معلوم ہے کہ یہاں پر بھی بحث پیدا کر دی گئی ہے۔ کچھ بھائی کہتے ہیں کہ پیغمبرؐ کو معراج جسمانی نہیں ہوئی تھی، پیغمبرؐ کا جسم نہیں گیا تھا معراج میں، بلکہ پیغمبرؐ نے صرف ایک خواب دیکھا تھا۔ میں کسی پر کوئی تنقید نہیں کرتا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جب کوئی قوم یا کوئی فرد احساس کمتری کا شکار ہوتی ہے تو اس کو نیچے نیچے دیکھنے کی عادت ہوجاتی ہے۔ اس احساس کمتری کے سبب ہم کو اتنا نیچے دیکھنے کی عادت ہے کہ رسولؐ اپنے جسم کو اتنا اونچا اٹھا رہے ہیں، ہم نظر نہیں اٹھا پا رہے ہیں۔

اب سے کوئی تیس ۳۰ پینتیس ۳۵ سال پہلے کی بات ہے ایک سچا واقعہ سنا دوں، اس وقت لکھنؤ میں ٹی۔وی۔ نہیں آیا تھا۔ اب یہ وبا وہاں بھی آ گئی ہے۔ دہلی میں ٹی۔وی۔ آ چکا تھا۔ لکھنؤ میں جو ذوق اور شوق اور ''بازیاں'' پھیلی ہوئی ہیں، ان میں کبوتر بازی بھی ہے۔ خاص طور پر پرانے لکھنؤ میں بہت کبوتر اڑتے دکھائی دیں گے اور اسی لئے ہر دو چار گھروں کے بعد چھت پر بانس کی چھتری لگی ہوئی دکھائی دے گی۔ خدا معلوم وہ کبوتروں کے بٹھانے کے لئے ہوتی ہے یا کبوتروں کو پکڑنے کے لئے؟ مجھے پتہ نہیں، لیکن یہ ضرور ہے کہ دو چار گھروں کے بعد آپ کو وہ چھتری دکھائی دے جائے گی۔ اب میں اتفاق سے گیا دہلی، لکھنؤ کے ایک صاحبزادے میرے ساتھ دہلی تشریف لے گئے، اس وقت دہلی میں ٹیلی ویژن آچکا تھا۔ میں ایک ہوٹل میں ٹھہرا۔ گرمی کا زمانہ تھا، میں اوپری کھلی چھت پر سو رہا تھا، وہ صاحبزادے بھی اسی چھت پر سو رہے تھے۔ صبح جب آنکھ کھلی تو انھوں نے کھلی اور بلند چھت سے چاروں طرف نظر دوڑائی اور پھر مسکرا کر فرمانے لگے اخاہ! جناب، یہاں تو ماشاء اللہ لکھنؤ سے بھی زیادہ کبوتر باز ہیں۔ میں نے کہا آپ کو کیسے پتہ چلا؟ کہنے لگے دیکھئے کتنی چھتریاں یہاں دکھائی دے رہی ہیں۔ میں نے کہا بھیّا یہ چھتریاں نہیں، یہ ٹیلی ویژن کے اینٹینا ہیں۔

ملاحظہ کیا آپ نے۔ ان کو کبوتر کی چھتریاں ہی دیکھنے کی عادت تھی، اس لئے ٹیلی ویژن کا اینٹینا بھی انھیں کبوتر کی چھتری ہی دکھائی دیا۔ تو مسلمانوں کو خواب دیکھنے کی ایسی عادت ہوگئی ہے کہ رسولؐ کی معراج کو بھی ان کو خواب ہی دکھائی دے رہی ہے۔ آپ ملاحظہ کیجئے، خود اللہ فرما رہا ہے کہ سُبۡحَانَ الَّذِیۡۤ آپ سبحان اللہ کب کہتے ہیں؟ الحمد للہ! آپ کے سبحان اللہ کا معیار بہت بلند ہے۔ جب ایسی ہی کوئی بات آپ کو پسند آتی ہے تو آپ سبحان اللہ کہتے ہیں۔ لیکن میں نے خود کبھی اپنے کسی نکتہ پر سبحان اللہ کہا؟ نہیں

کیونکہ نکتہ ہے ہی نہیں اس لائق کہ میں سبحان اللہ کہہ کر گویا اپنی داد خود دوں۔ اب ذرا غور کیجئے کہ کائنات کا پیدا کرنے والا، اس کے نزدیک معراجِ نبیؐ کتنا زبردست کارنامہ ہے کہ جب معراج کا ذکر آتا ہے تو خود اپنی تعریف سے کرتا ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ سبحان اللہ، ہماری کیا قدرت ہے کہ ہم نبیؐ کو فرش سے عرش پر لے گئے۔

مگر کچھ مسلمان ایسے بھی ہیں جو اس کے باوجود کہتے ہیں کہ حضورؐ نے خواب دیکھا تھا۔ تو کیا پیغمبرؐ نے کہا تھا کہ میں نے خواب دیکھا تھا؟ ہرگز نہیں۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ آپ کے سامنے یہ کہہ رہا ہوں کہ شیعہ، سنی جتنی روایتیں ہیں سب کو کھنگال مارئے، ایک منزل پر بھی رسولؐ یہ کہتے ہوئے نہیں دکھائی دیں گے، میں نے خواب دیکھا تھا۔ رسولؐ معراج کی تفصیل بیان کرتے ہوئے دکھائی دیں گے کہ یہ ہوا، یہ ہوا، یہ ہوا۔ کبھی نہ کہا کہ میں نے خواب دیکھا تھا۔ یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے بھی حضورؐ نے یہ نہیں کہا کہ میں نے خواب دیکھا تھا۔

اب ایک قصہ میں اپنا سنا دوں۔ جب تک قصہ تمام نہ ہو جائے آپ میرے بارے میں کوئی رائے نہ قائم کیجئے گا۔ امریکہ تو میں ہر سال آتا جاتا رہتا ہوں مگر گذشتہ سال میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا کہ روس کے صدر کا میرے پاس پیغام آیا کہ تم ہر سال امریکہ کا دورہ کرتے رہتے ہو، ایک بار روس کا بھی دورہ کرلو۔ میں نے کہا، میرے پاس تو ٹکٹ وکٹ ہے نہیں۔ نہ اتنے پیسے ہیں تو جناب انھوں نے وہاں سے ایک چارٹرڈ پلین میرے لئے بھیج دیا۔ بہت عزت واحترام سے بلایا گیا۔ میں نے روس کے مشہور مقامات کا دورہ کیا، روسی صدر سے بھی میری روبرو باقاعدہ آمنے سامنے بیٹھ کر بات ہوئی۔ ملاحظہ کیا آپ نے، میں آپ کو سنا رہا ہوں سفر کی داستان اور آپ کو یہ خیال کہ روس کمیونسٹ ملک، حکومت، مذہب دشمن، یہ کیسے وہاں بلائے گئے۔ بہرحال آپ نے یہاں کے اخباروں میں شائع کرا دیا، ہمارے مولوی صاحب روس کے صدر کی دعوت پر وہاں گئے تھے اور انھوں نے ان کے روبرو بیٹھ کر بات چیت کی۔ پھر سال بھر کے بعد جناب انٹرویو لینے کے لئے مختلف اخباروں کے نمائندے میرے سامنے کھڑے تھے کہ صاحب وہاں آپ کیسے چلے گئے تھے؟ بتایئے آپ سے کیا بات ہوئی، کیسے گفتگو ہوئی کن مسائل پر بحث ہوئی؟ جب انھوں نے مجھ سے سوال کرنا شروع کئے تو میں نے مسکرا کر کہا کہ جناب میں نے سارا واقعہ یہاں بیان کیا تھا صرف ایک جملہ کہنا بھول گیا تھا کہ میں نے خواب دیکھا تھا۔ بتایئے آپ کی کیا رائے ہوگی میرے بارے میں۔ آپ کہیں گے، عجیب نامعقول آدمی ہیں یہاں ہم نے اتنا مشہور کر دیا، اخباروں میں دے دیا، انٹرویو ہونے کے سامان تیار ہو گئے، ٹی۔ وی۔ کیمرے سامنے لگے ہوئے ہیں۔ اب سال بھر کے بعد ان کو یاد آرہا ہے تو کہہ رہے ہیں میں نے خواب دیکھا تھا تو میں بدنصیب آپ کے سامنے سال بھر کے بعد کہہ بھی رہا ہوں کہ میں نے خواب دیکھا تھا اور حضور دنیا سے رخصت ہو گئے اور یہ نہیں کہا کہ میں نے خواب دیکھا تھا تو اب بتایئے، حضور کی کون سی بتائی ہوئی بات قابل اعتبار رہ گئی۔

اب حضورؐ جنت کی تعریف کریں گے میں کہوں گا حضورؐ یہ بھی خواب دیکھا ہوگا، جہنم کی داستان بیان کریں گے میں کہوں گا ممکن ہے حضورؐ نے یہ بھی خواب دیکھا ہو تو اس کا مطلب یہ کہ حضور خواب نہیں دیکھ رہے، اصل میں ہم خود خواب دیکھ رہے ہیں۔

بس برادران عزیز! یاد رکھیں میرے عزیز مسلمان بھائی۔ ہر نبی کو اس زمانہ کے مطابق معجزہ دیا گیا۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں جادو کا زور تھا ویسا ہی معجزہ دے دیا گیا۔ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں میڈیکل سائنس کا، طب کا زور تھا، ویسا معجزہ دیا گیا۔ تو مسلمانوں سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ حضورؐ کا زمانہ کیا ہے۔ اگر حضور کا زمانہ وہی تھا جو چودہ سو برس پہلے تھا تو مجھے کچھ نہیں کہنا ہے۔ اگر مسلمان کہتے ہیں کہ حضور کا زمانہ قیامت تک ہے تو پھر حضورؐ کو ایسا معجزہ ملنا چاہئے تھا جو ہزاروں برس بعد آنے والے زمانہ کے مطابق ہو۔ آج کے زمانہ کی خصوصیت کیا ہے۔ اس زمانہ کی خصوصیت ہے سرعت رفتار اور خلاؤں کی تسخیر اور دوسرے سیاروں Planets پر۔ تو پھر یاد رکھئے کہ چونکہ حضورؐ بھی قیامت تک کے لئے رسولؐ بنا کر بھیجے گئے تھے لہٰذا قیامت تک کے زمانہ کو نظر میں رکھنے کے بعد ایک معجزہ ایسا دے دیا گیا کہ تمہارے خلائی جہاز خواہ کتنی ہی تیز رفتاری اختیار کر لیں مگر ہمارے نبیؐ کی گردِ قدم تک بھی نہ پہنچ سکو گے۔

لوگ کہتے ہیں کہ اتنی جلدی کیسے چلے گئے، سرے پر نکل گئے کائنات کے، اوپر نکل گئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کائنات کو عبور کر لیا اور بستر گرم رہا، زنجیر در بھی ہلتی رہی اور واپس بھی آ گئے۔ یہ امکان میں نہیں ہے۔ سب کچھ فکشن ہے، کہانی ہے، ڈرامہ ہے۔ سب افسانہ اس لئے آپ کی سمجھ میں آ رہا ہے کہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر گئے۔ حالانکہ نہ میں نے کبھی کہا کہ پیغمبرؐ گئے اور نہ کبھی قرآن نے کہا کہ پیغمبرؐ گئے۔ قرآن نے بھی کہا اور میں بھی کہہ رہا ہوں، خدا لے گیا۔ تو اب اگر خدا کی کوئی بات آپ کی سمجھ میں آ گئی ہو تو یہ بات بھی میں آپ کو سمجھا دوں۔ جہاں تک میرا امکان ہے، میں چاہتا ہوں کہ بات Clear ہو جائے، صاف ہو جائے۔

برادرانِ عزیز! آواز کی ایک رفتار ہے۔ آپ ایک سو گز کے فاصلہ سے کھڑے ہو جائیں۔ میں یہاں کھٹ سے کروں گا تو ایک سکنڈ کے بعد وہاں آپ کو آواز سنائی دے گی۔ یہ ہے آواز کی رفتار۔ کیا وہ بارہ سو میل تقریباً ایک گھنٹہ میں سفر کرتی ہے؟ اور میں یہاں ریڈیو پر تقریر کر رہا ہوں اور یہاں سے دس گیارہ ہزار میل کے فاصلہ پر ٹھیک اسی لمحے یہ آواز سنائی دے رہی ہے، تو یہ کیسے سنائی دے رہی ہے؟ اس کو تو کئی گھنٹے میں وہاں پہنچنا چاہئے تھا۔ تو آپ کہیں گے کہ آواز کی رفتار تو کم ہے مگر ہم نے تمہاری زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو ایک تیز رفتار سواری پر سوار کر دیا اور اس تیز رفتار سواری کا نام ہے ریڈیائی لہر۔ تو اب یہ تمہاری آواز نہیں جا رہی ہے بلکہ یہ تیز رفتار ریڈیائی لہر تمہاری آواز کو لئے جا رہی ہے۔ تمہاری آواز وہاں تک نہیں جا سکتی تھی، اگر پہنچ بھی جاتی تو ۱۲-۱۴ گھنٹے میں پہنچتی مگر ہم نے تمہاری زبان سے نکلے ہوئے جملوں کو ریڈیائی لہر کی تیز رفتار سواری پر سوار کر دیا

تو وہی فاصلہ ایک سکنڈ کے بھی سولہویں حصہ میں طے ہوگیا۔

ملاحظہ کیا آپ نے، اس کا مطلب یہ کہ آپ پیغمبرؐ کی یہ حیثیت انسان کی سست رفتاری کو دیکھ رہے ہیں اور وہاں اللہ یہ فرما رہا ہے یہ گئے نہیں بلکہ ہماری طاقت تھی کہ ہم ان کو لے گئے۔ اب اللہ کی طاقت کیا ہے وہ بھی آپ کے سامنے میں عرض کردوں۔ آپ کے سامنے نہ کہوں تو کس کے سامنے کہوں۔ جناب آج کی دنیا میں جو سب سے زیادہ تیز رفتار شے مانی جاتی ہے وہ ہے رفتارِ نور۔ مگر اس کائنات میں آپ اپنے معلومات کے اعتبار سے رفتارِ نور کو چاہے جتنا تیز سمجھیں جو تقریباً دولاکھ میل کم وبیش ایک سکنڈ میں طے کرلیتی ہے۔ اللہ اکبر! کتنی تیز رفتار نور کی رفتار کہ ایک سکنڈ میں دولاکھ میل کم وبیش۔ لیکن کائنات اتنی بڑی ہے بھائی صاحب کہ یہ رفتار بھی چیونٹی کی رفتار ہے۔ کائنات کو طے کرنے کے لئے کائنات میں سب سے زیادہ اگر کوئی تیز رفتار ہے تو وہ کششِ ثقل کی لہریں ہیں، جو فاصلۂ کائنات روشنی دولاکھ میل فی سکنڈ کی رفتار سے کروڑوں سال میں بھی طے نہیں کرسکتی مگر جو کشش ثقل کی لہریں ہیں ان کی رفتار اتنی تیز ہے کہ ایک سکنڈ کے دسویں حصہ میں کائنات کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں یہ لہریں پہنچ جاتی ہیں۔ جب اللہ کشش ثقل کی لہروں کو رفتار دے سکتا ہے تو مرضیٔ الٰہی کائنات کے مرکزِ ثقل حضورؐ کریم کو یہ رفتار دے دے تو حیرت کی کیا بات ہے؟

حیرت کی بات تو یہ ہے کہ حضورؐ منزلِ معراج میں تشریف لے گئے اور جب پلٹ کر آئے تو علیؑ بن ابی طالب نے فرمایا کہ حضورؐ معراج کا حال آپ بیان کریں گے یا میں بیان کروں؟ اور پھر واقعی پوری تفصیل بیان بھی کردی۔ اس منزل پر بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوجاتی ہے اور ہونا بھی چاہئے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہم علیؑ سے محبت کرتے ہیں اس لئے جہاں کوئی منزل آئی ہم ہمیشہ علیؑ کو آگے بڑھا دیتے ہیں۔

میں عرض کرتا ہوں کہ ہم کبھی علیؑ کو رسولؐ سے آگے نہیں بڑھاتے ہاں صرف ایک جگہ بڑھا دیتے ہیں، باقی ہر جگہ رسولؐ کو آگے رکھیں گے۔ وہ ایک جگہ کہ جہاں علیؑ کو آگے بڑھائیں گے وہ ہے میدانِ جنگ۔ میدانِ جنگ میں رسولؐ کو پیچھے رکھیں گے علیؑ کو آگے بڑھا دیں گے۔ تو یہ علیؑ کو بڑھانا نہیں تو اور کیا ہے کہ جو کچھ رسولؐ نے جا کر وہاں دیکھا وہی علیؑ نے بیٹھے بیٹھے یہاں دیکھ لیا۔ اجی یہاں تو سمجھانا دومنٹ کی بات ہے، یہاں کون سی مشکل بات ہے۔ مانئے میں یہاں بیٹھا ہوں لاس اینجلیس میں۔ تھوڑے فاصلہ پر یہاں سے کیپ کناورل ہے جہاں سے خلائی جہاز چاند پر جاتے رہتے ہیں۔ وہاں سے کچھ خلاباز چلے چاند کا سفر کرنے کے لئے۔ میں یہاں پر بیٹھا ہوا ان کی فلم دیکھ رہا ہوں۔ کیسے گئے، کیسے خلا میں پہنچے، کیسے زمین کا طواف کیا، کیسے چاند کی طرف روانہ ہوئے، کیسے چاند پر اترے، کیسے چاند سے پھر روانہ ہوئے۔ یہ سب منظر میں ٹی۔وی۔ پر دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد میں نے دیکھا وہ آکر پھر سمندر میں اترے پھر جناب ان کو اُٹھایا گیا اور جہاز میں رکھا گیا۔ اب وہ جہاز ان کو لے کے چلا۔ اب جہاں وہ جہاز سے آنے والے تھے وہیں کا ٹکٹ میں نے بھی لیا پلین کا۔ جب وہ وہاں اترے جہاز سے تو میں نے ان سے مصافحہ کیا اور کہا، حضور! چاند پر جانے کا واقعہ آپ

بیان کریں گے یا میں بیان کردوں؟ کیا میں ان سے آگے بڑھ گیا! ارے وہ وہ ہیں اور میں میں ہوں۔ مگر جو اُن پر گزر رہی تھی وہ سب میں دیکھ رہا تھا۔ تو میں ان سے آگے نہیں بڑھا وہ مجھ سے آگے ہیں۔ تو برادرانِ عزیز! اگر برقی لہروں کے وسیلوں سے مجھے چاند پر جانے والوں کی معراج کا منظر دکھایا جاسکتا ہے زمین پر بیٹھے بیٹھے تو اگر روحانی لہروں سے علیؑ بن ابی طالب پیغمبرؐ کی معراج کا حال دیکھ رہے ہیں تو اس میں کون سی بڑی بات ہے۔

داستان تو بہت تفصیلی ہے لیکن بس اتنا اور سن لیجئے۔ تشریح کردوں میرے برادرانِ اہل سنت ذرا غور سے سنیں۔ میں کبھی کسی کے دل کو توڑا نہیں کرتا، نہ کبھی خلاف تہذیب کوئی بات کیا کرتا ہوں۔ لیکن یہ اور قسم کی بات ہے۔ اگر ان کو مجھ پر بھروسہ ہے تو بھروسہ فرمالیں، اگر مجھ پر بھروسہ نہیں ہے تو اپنے کسی عالم سے پوچھ لیں۔ میں ذاتی ذمہ داری پر آپ سے کہہ رہا ہوں کہ جب آپ تجزیہ کریں گے کہ بعض مسلمانوں کو یہ غلط فہمی کیوں ہوگئی کہ حضورؐ کی معراج جسمانی نہیں ہوئی بلکہ خواب دیکھا تھا تو اس کی جڑ میں قابلِ ذکر بس ایک روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہؓ کی۔ وہ معظّمہ یہ فرماتی نظر آتی ہیں کہ شبِ معراج پیغمبرؐ کا جسم میرے جسم سے جدا نہیں ہوا۔ اب ظاہر ہے کہ مسلمان اس بی بی کی بات کو کیسے جھٹلا سکتے ہیں جو ان کی نظر میں صدیقہ ہوں۔ اس بنیاد پر بعض مسلمان یہ کہنے لگے کہ پیغمبرؐ کو معراج ہوئی تھی مگر روحانی، یعنی پیغمبرؐ نے خواب دیکھا تھا۔ ان کا جسم بی بی کے پہلو ہی میں رہا تھا۔

میں اپنے مسلمان بھائیوں سے بکمال ادب یہ عرض کرتا ہوں کہ اس روایت کو اپنے یہاں سے کھرچ کر پھینک دیں، اگر اپنے پیغمبرؐ کی عزت چاہتے ہیں ورنہ اگر یہ روایت یورپین اسکالروں تک پہنچ گئی تو اور مصیبت کھڑی ہوجائے گی۔ افسوس صد افسوس کہ مسلمان ذرا بھی غور نہیں کرتے۔ ارے پیغمبرؐ کو معراج کہاں سے ہوئی ہے؟ قرآن پڑھئے: سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ قرآن کی لفظیں ہیں کہ مکہ سے معراج ہوئی ہے قبل ہجرت، ہجرت سے پہلے سرزمین مکہ سے پیغمبرؐ کو معراج ہوئی، یہ قرآن کہہ رہا ہے۔ اور جس بی بی کی طرف آپ اس روایت کو منسوب کررہے ہیں وہ پیغمبرؐ کے پہلو میں بعدِ ہجرت مدینہ میں تشریف لائیں، وہ اس سال پہلوئے پیغمبرؐ میں تھی ہی کہاں جو یہ فرماتیں کہ پیغمبرؐ میرے پہلو سے جدا نہیں ہوئے۔

تو ایک روایت ملتی ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ پیغمبرؐ کو معراج ہوئی ہے مکہ سے، ہجرت سے پہلے، اور ہجرت کے بعد پیغمبرؐ کے گھر میں یہ بی بی تشریف لائیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے بعض لوگوں کو اتنی جلدی ہے پہنچادینے کی کہ وہ مکہ ہی میں پہنچائے دے رہے ہیں۔ لیکن بھائیو! ذرا سوچئے ذرا غور کیجئے، کتنی بری بات ہے۔ کہیں یورپین اسکالروں کو خبر ہوگئی تو ایک اور مصیبت کھڑی ہوجائے گی، لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ مسلمانوں کی روایتوں کا یہ عالم کہ روایت گڑھنے پر آتے ہیں تو کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ دروغ گورا حافظہ نہ دارد ...... جھوٹے کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ ان کو یہ بھی یاد نہیں رہ گیا کہ یہ بی بی مکہ میں تھیں بھی یا

نہیں۔

بس برادران عزیز! میں کہتا ہوں کہ پیغمبرؐ کے لئے شایان شان تھا کہ ان کو اس منزل پر بلا لیا جائے کہ جہاں یا پیدا کرنے والا ہو یا پیدا ہونے والا ہو، یا عبد ہو یا معبود ہو، یا خالق ہو یا مخلوق ہو۔ بات کی وضاحت کے لئے ایک مثال دے دوں۔ ایک ہال میں آپ پورا اندھیرا کر دیجئے، بس دو ایک بلب روشن رہنے دیجئے۔ پھر ایک پلیٹ فرش پر رکھ دیجئے چھوٹی پلیٹ ایک ڈیڑھ بالشت کی۔ میں آپ سے پوچھوں گا کہ اس پلیٹ کا سایہ کتنی دور تک پڑ رہا ہے؟ آپ کہیں گے جتنی بڑی پلیٹ ہے اتنا ہی سایہ ہے۔ میں کہوں گا ایک فٹ آپ اسے اونچا کیجئے تو پلیٹ اتنی ہی بڑی رہی مگر اس کا سایہ تھوڑا پھیل گیا، میں نے کہا ذرا اور اٹھایئے، آپ نے اور اٹھایا، پلیٹ تو اتنی ہی بڑی رہی، پلیٹ کو بلب سے ملا دیا تب جہاں جہاں تک پہلے اس بلب کی روشنی پھیل رہی تھی وہاں وہاں تک اس پلیٹ کا سایہ پھیل جائے گا۔ برادرانِ عزیز! یاد رکھئے کہ اللہ نے اپنے لئے کہا رب العالمین اور ان کے لئے کہا ہے رحمۃً للعالمین۔ یعنی جہاں تک اس کی ربوبیت کا دائرہ ہے وہاں تک ان کی رحمت کا سایہ ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ ان کو اس منزل بلند تک لے آیا جائے کہ جہاں عبد و معبود کے درمیان سے سارے فاصلے گویا ختم ہو جائیں کہ جہاں جہاں تک اس کی ربوبیت کا دائرہ تھا وہاں وہاں تک اس کی رحمت کا سایہ پھیل جائے۔

بس برادران عزیز! یہ ہے پیغمبرؐ کی معراج کا مختصر سا بیان۔ مگر یاد رکھئے کہ پیغمبرؐ کے جسم کی معراج عرش پر چند لمحوں کے لئے تھی مگر کردار کی معراج زمین پر زندگی بھر رہی۔ ایک نفسیاتی بات عرض کر دوں جو کم و بیش تمام انسانوں میں پائی جاتی ہے کہ اگر وہ مہمان ہو جائے کسی ایسی ذات کا جو بہت عظیم ہو، تو اس کے مزاج میں ایک طرح کی بڑائی کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ سلام کے جواب تک میں دشواری ہوتی ہے۔ یہ ہوتا ہے کہ نہیں؟ اب آپ ذرا انصاف سے بتایئے کہ پیغمبرؐ تشریف لے گئے اس منزلِ قدس پر، اللہ کے مہمان ہوئے جہاں سوائے نور کے اور کچھ نہیں، جہاں محبتوں بھری باتیں ہوئیں، جہاں آوازیں آ رہی ہیں کہ اُدْنُ مِنِّی اور قریب آؤ، اور قریب آؤ۔ کون بلا رہا ہے؟ خالقِ کائنات، مالک کائنات۔ اب غور کیجئے، کائنات کے خالق کا مہمان بن کر زمین پر آیا تو اس کو کون سا مقام ملا؟ یہاں اس کو ڈھیلے مارے جا رہے ہیں، یہاں اس کو پتھر مارے جا رہے ہیں، یہاں اس کی راہ میں کانٹے بچھائے جا رہے ہیں۔ خدا کی قسم! اگر معمولی انسان ہوتا تو اس کو اس ماحول میں ایڈجسٹ (Adjust) کرنا ممکن نہ ہوتا مگر جب اس کو پتھر مارے گئے تو پتھر مارنے والوں کو سینہ سے لگا لیا۔ اس کو گالیاں دی گئیں تو گالیاں دینے والوں کو دعائیں دیں۔ جب اس کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے تو راہ میں کانٹے بچھانے والوں کی مشکلوں کو حل کر دیا۔

یاد رکھئے، وہ جسم کی معراج ہے اور یہ روح کی معراج ہے۔ میں بھی پیغمبرؐ کی معراج روحانی کا قائل ہوں مگر وہ خواب نہیں معراج کردار ہے۔ پیغمبرؐ کے جسم کی معراج کو دیکھنا ہو تو وہاں دیکھو، کردار کی معراج دیکھنا ہے تو یہاں دیکھو۔

❀❀❀